محض اللہ کے بھروسہ پر میں نے ایک نہایت نازک وقت میں اس کام کا عزم کیا ہے جب اس کام کو دیکھتا ہوں تو ترجمہ و تفسیر دونوں کی بہ نسبت ترجمانی کی ذمہ داری زیادہ سخت نظر آتی ہے کیونکہ اس میں ہر آن یہ خطرہ ہے کہ کلامِ الٰہی کی غلط تعبیر کرکے آدمی اجر کے بجائے کہیں اُلٹا وزر نہ مول لے لے جب اپنے آپ کو تولتا ہوں تو اس بھاری ذمہ داری کے مقابلہ میں بہت ہلکا پاتا ہوں جب گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈالتا ہوں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک بر سرِ انحطاط اور اخلاقی حیثیت سے گری ہوئی قوم میں، جو فتنوں کے عشق میں دیوانی ہو رہی ہے، جسے فتنہ کہیں نہ ملے تو کوشش کرکے اسے خود پیدا کرتی ہے، جس کی کج نگاہی و کج خوئی اتنی بڑھ چکی ہے کہ راستی میں بھی کجی ہی ڈھونڈتی ہو، ایسا کوئی اقدام کرنا گویا جنگل کے تمام کانٹوں کو اُلجھنے کی دعوت دینا ہے۔ مگر جب اس طرف نگاہ جاتی ہے کہ ہدایت کے پیاسے بندوں تک کلام اللہ کا فیض پہنچانے کے لیے اس نوعیت کی ایک کوشش بالکل ناگزیر ہو چکی ہے اور تبلیغ دین کی راہ میں اس سے مدد لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے تو میرا ضمیر فیصلہ کرتا ہے کہ جو کچھ تو خود کر سکتا ہے اس کے کرنے میں ہرگز دریغ نہ کر اور جو کچھ تیری مقدرت سے بالاتر ہے اس کے لیے اللہ کی مدد پر بھروسہ کر، وہی نورِ علم دینے والا ہے، وہی مشکلیں آسان کرنے والا ہے، وہی کامیابی کے اسباب فراہم کرنے والا ہے، وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

از روئے قاعدہ مارچ میں جماعتِ اسلامی کا اجتماعِ عام منعقد ہونا چاہیے تھا۔ لیکن جنگ کی وجہ سے جو اضطرابی حالات ملک میں پیدا ہو چکے ہیں ان کی وجہ سے یہ مناسب سمجھا گیا کہ اس وقت اجتماعِ عام کو ملتوی کرکے صرف اہلِ حل و عقد کی مجلسِ شوریٰ منعقد کرلی جائے۔ چنانچہ فروری کے آخری ہفتہ میں مجلس منعقد ہوئی۔ جن جن حضرات کو دعوت دی گئی تھی، الحمد للہ کہ وہ سب تشریف لے آئے تھے۔ صرف جنوبی ہند کے ارکانِ شوریٰ قلتِ وقت اور بُعدِ مقام کی وجہ سے نہ پہنچ سکے۔ جملہ شرکاء کی تعداد ۱۶ تھی۔ جن امور پر غور کیا گیا وہ حسبِ ذیل تھے:

(۱) تشکیل جماعت کے بعد سے اب تک جس قدر کام ہوا ہے اس پر جملہ پہلوؤں سے تنقید۔

(۲) آئندہ کے لیے کام کو آگے بڑھانے کی تدبیریں۔

(۳) جنگ کی آگ ملک کے اندر پہنچ جانے کی صورت میں جماعت کا طرزِ عمل۔

تین روز تک اجتماع رہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ جملہ امور کامل اتفاق رائے سے طے ہوئے تفصیلی کارروائی تو مقامی جماعتوں کو بھیجی جا رہی ہے، اور آئندہ ان صفحات میں بھی اس کے رشحات حسب موقع پیش ہوتے رہیں گے، مگر سر دست آخری مسئلہ کے متعلق مختصراً کچھ بیان کر دینا ضروری ہے۔

یہ جنگ دراصل اپنی نمایاں علامات کی بنا پر انسانیت کے لیے ایک عذاب الٰہی ہے اور یہ رب العالمین کے ساتھ شرک کرنے کی لازمی سزا ہے جو بغاوت و سرکشی کی حد ہو جانے کے بعد نافذ ہوئی ہے۔ قرآن سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عذاب کو دیکھ لینے کے بعد توبہ کرنا لا حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا قبل اس کے کہ یہ عذاب سر پر آئے، ہر اس شخص کو جو مغضوبین و معذَّبین کے سے انجام سے دوچار ہونا نہیں چاہتا، اعتقاد اور عمل دونوں کے شرک سے تبری کرنی چاہیے اور اب تک جو کچھ ہو چکا ہے اس پر استغفار کرنے کے ساتھ آئندہ کے لیے اپنے حقیقی رب کی بندگی و اطاعت پر ثابت قدم ہو جانا چاہیے۔ ضروری نہیں کہ اس کے نتیجہ میں آفاتِ جنگ سے کامل تحفظ نصیب ہی ہو جائے، کیونکہ فاسقین و ظالمین کے درمیان رہنے کے جو لازمی نتائج ہیں اُن سے بچنا بہرحال مشکل ہے، اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبِّیْ۔ مگر اس سے اتنا تو ہوگا کہ ہلاک ہونے کی صورت میں لعنت زدہ ہو کر تو اپنے رب کے سامنے پیش نہیں کیے جائیں گے۔ جو لوگ جماعت اسلامی میں شامل ہوئے ہیں انھیں نہ صرف خود استغفار کرنا چاہیے بلکہ ان کا فرض ہے کہ ان تھک جدوجہد کے ساتھ اللہ کے بندوں کو اس لعنت اور عذاب سے بچانے کی کوشش کریں۔ یہ وقت ان کے لیے انتہائی سعی و عمل کا ہے۔ جس قولِ ثقیل کی شہادت انھوں نے دی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس تھوڑی سی فرصت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے گرد و پیش کے انسانوں کو توحید کی دعوت دیں۔

مزید براں اس وقت جماعت کے پیش نظر یہ سوال بھی نہایت اہم ہے کہ دینِ حق کی خدمت کے لیے جو تھوڑی سی جمعیت ہم نے بہم پہنچائی ہے وہ زندگی کے اس ہنگامہ میں منتشر نہ ہو جائے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مقامی جماعتوں کے امراء کو ہدایات بھیجی جا رہی ہیں۔ ہم اپنی زندگی کو اور اپنی تمام قوتوں کو اللہ کی راہ میں وقف کر چکے ہیں، لہٰذا ہم ان کو راہِ خدا کے سوا کسی کام میں ضائع کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ جس حد تک اس وقت انھیں اللہ کے کام میں استعمال کرنے کا موقع ہے، ہم پورا پورا استعمال کریں گے اور جس حد تک اس وقت موقع نہیں ہے، آئندہ کسی بہتر خدمت کے لیے ان کو محفوظ رکھیں گے۔